نوحہ

پیاسے عباسؑ ہیں شبیرؑ بہت پیاسے ہیں
دل یہ زینبؑ کی صدا سن کے پھٹے جاتے ہیں

درد میں ڈوبی ہوئی آئی یہ زینبؑ کی صدا
آگ سورج سے برستی ہے جھلستی ہے ہوا
تین دن ہو گئے اِک بوند بھی پانی نہ ملا

نہر سے پہرا ستمگر کا ہٹا دے کوئی
یہ محمدؐ کے نواسے ہیں بتا دے کوئی
آ کے امداد کرے پانی پلا دے کوئی

اور بھی گھرے ہوئے رنج و اَلم کے سائے
ایک کہرام تھا اولادِ نبیؐ میں ہائے
سن کے زینبؑ کی صدا اہلِ حرم گھبرائے

اِن پہ جو گزرا ہے سب حال عیاں کرتی ہے
داستاں رنج و مصیبت کی بیاں کرتی ہے
پیاس لپٹی ہوئی ہونٹوں سے فغاں کرتی ہے

برسرِ کرب و بلا ایک قیامت تھی بپا
کبھی غازیؑ پہ نظر کی کبھی شہہؑ کو دیکھا
خاک پر سر کو پٹک کر یہ پکارا دریا

ہائے کیا کیا نہ ستم اہلِ ستم نے ڈھایا
خشک ہونٹوں پہ مگر کوئی نہ شکوہ آیا
اپنے احسانوں کا امت سے صلہ یہ پایا

دیکھا غازیؑ کی طرف تشنہ لبوں نے رو کر
توڑ کر کوزے گرے جلتی ہوئی ریتی پر
جب یہ شہزادی نے بچوں سے کہا اے گوہرؔ

شاعرِ اہلِ بیتؑ
استادالشعراء جناب گوہرؔ جارچوی